سوال

(138) مسجد کا پڑوسی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح حدیث ہے یا کسی کا قول ہے کہ «لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلاَّ فِی الْمَسْجِدِ» ؟ کیا اس میں تشدد نہیں ہے جب کہ دین آسان ہے، مشکل نہیں ہے۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

«لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلاَّ فِی الْمَسْجِدِ» (سنن الدار قطنی 420/1 حدیث 1538: 1537 والسنن الكبري للبيهقی 75/3: والمستدرک علی الصحیحین للحاکم 246/1:)

''مسجد کے پڑوسی کی مسجد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''

اس حدیث کو امام دار قطنی، حاکم، اور بیہقی نے روایت کیا ہے مگر سب کی سندیں ضعیف ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ روایت لوگوں میں مشہور ہے مگر اس کی کوئی سند ثابت نہیں ہے، لہٰذا یہ اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔ اگر اسے صحیح فرض بھی کر لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں مکمل ہوگی کیونکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ منفرد طور پر پڑھنے والے کی نماز بھی صحیح ہے البتہ شرعی عذر کے بغیر جماعت ترک کرنے والا گناہ گار ہے کیونکہ مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کے علاوہ دیگر بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَن سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِن عُذْرٍ» (سنن ابن ماجہ المساجد باب التلغیظ فی التخلف عن الجماعۃ حدیث: 793 وسنن الدار قطنی 1/420: 421 والمستدرک علی الصحیحین للحاکم 1/245: وصحیح ابن حبان حدیث: 466)

''جو شخص اذان سنے اور مسجد میں نہ آئے تو عذر کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوگی۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، دار قطنی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔ نبی ﷺ نے اس نابینا شخص کو بھی گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، جس نے آپ سے اجازت مانگی تھی اور یہ عذر بھی پیش کیا تھا کہ اس کے پاس کوئی معاون نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: ''کیا آپ اذان کی آواز سنتے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ''پھر اس آواز پر لبیک کہو۔''

(۱) صحیح مسلم، المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء حدیث: 653

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص120

محدث فتویٰ